Pathway to Ilm

ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 17 | جمادی الأولی 1447 / نومبر 2025

جمادی الأولی کے مہینے اور اس کی اہمیت کے بارے میں جاننے کے لیے ہماری نیوز لیٹر کے شمارہ نمبر 5 کو ہماری ویب سائٹ پر دیکھیں:
https://pathwaytoilm.info/november-newsletter-urdu/

ایک نظرِبد کا انجام

جسم کا ہر حصہ اللہ تعالی کی ایک امانت ہے، اور ان میں سب سے بڑی امانت آنکھیں ہیں۔ انہی آنکھوں سے دل پر اثر پڑتا ہے — اگر درست استعمال ہوں تو دل پاکیزہ ہوتا ہے، اور اگر بےقابو ہو جائیں تو دل میں زنگ لگ جاتا ہے۔ اسی لیے قرآن نے مردوں اور عورتوں دونوں کو حکم دیا ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی پاکدامنی کی حفاظت کریں۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّواْ مِنْ أَبْصَٰرِهِمْ وَيَحْفَظُواْ فُرُوجَهُمْ

"ایمان والے مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں جھکا لیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔" (النور: 30)

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ

"اور ایمان والی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔" (النور: 31)

ایک لمحے کی نظر اگر بےاحتیاطی سے پڑ جائے تو وہ دل میں ایسی آگ لگا دیتی ہے جو انسان کو اپنے رب سے دور کر دیتی ہے۔ معمولی سی غفلت آزمائش بن جاتی ہے، دل کو بےچین کرتی ہے، ایمان کو کمزور کر دیتی ہے، اور روح کو اندھیرے میں ڈال دیتی ہے۔ اسی لیے نبیِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے شہوت بھری نگاہ کو شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر فرمایا ہے۔ جو شخص اللہ کے لیے اپنی نگاہ جھکاتا ہے، اللہ اس کے دل میں ایسی مٹھاس بھر دیتا ہے جو ایمان کی روشنی بن جاتی ہے۔ امام قرطبیؒ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔

مصر میں ایک نیک آدمی تھا۔ مسجد میں اذان دیتا، نماز کا پابند تھا، اور اس کی زندگی عبادت میں گزرتی تھی۔ ایک دن جب وہ اذان دینے کے لیے منارے پر چڑھا تو قریب کے گھر میں ایک عیسائی لڑکی پر اس کی نظر پڑی۔ حسن نے دل کو گھیر لیا۔ اس نے اذان ادھوری چھوڑ دی، نیچے اترا اور سیدھا اس کے گھر جا پہنچا۔

لڑکی نے پوچھا: کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں تمہیں چاہتا ہوں۔ وہ بولی: میں گناہ نہیں کر سکتی۔ اس نے کہا: تو پھر نکاح کر لیتے ہیں۔ وہ بولی: میں عیسائی ہوں، تم مسلمان۔ میرے والد کبھی اجازت نہیں دیں گے۔ اس نے کہا: تو پھر میں عیسائی ہو جاتا ہوں۔ وہ بولی: اگر تم چاہو تو۔ خواہش نے عقل پر پردہ ڈال دیا۔ اس نے اسلام چھوڑ کر عیسائیت قبول کر لی۔ مگر شادی سے پہلے ہی ایک دن وہ چھت سے گر کر مر گیا — یوں نہ ایمان بچا نہ جان۔

یہ ایک نظر کا انجام ہے۔ جو چیز معمولی لگتی ہے، وہ کبھی انسان کی پوری زندگی برباد کر دیتی ہے۔ وہی آنکھیں جو کبھی نماز میں آنسو بہاتی تھیں، جب خواہش کے پیچھے لگیں تو بندے کو اس کے رب سے کاٹ دیتی ہیں۔ یاد رکھو — نظر نیچی رکھنا صرف حیا نہیں، یہ دل کی حفاظت ہے، ایمان کا حصار ہے، اور بندے کو شیطان کے وار سے بچانے والی ڈھال ہے۔

ماخذ: Pearls from the Path، صفحہ 169-170

جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے

81	82	83	84	85
کسی سے بھیک مانگنے سے گریز کرنا	جانوروں پر رحم کرنا	راستہ سے اذیت پہونچانے والی چیزوں کو ہٹانا	کسی مسلمان بھائی کی زیارت کے لئے جانا	جھوٹ نہ بولنے والا

حوالہ: جنت کے سو راستے از ڈاکٹر شبیر احمد

حضرت عمارؓ، حضرت صہیبؓ اور حضرت عمرو بن عبسہؓ کا اسلام

حضرت عمار بن یاسرؓ روایت کرتے ہیں: میں ایک دن دارِ ارقم کے دروازے پر حضرت صہیب بن سنانؓ سے ملا، اس وقت نبی کریم ﷺ اندر تشریف فرما تھے۔ میں نے صہیبؓ سے پوچھا: آپ یہاں کس لیے آئے ہیں؟ وہ بولے: تم خود کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: میں رسولِ اکرم ﷺ سے ملنا چاہتا ہوں اور ان کی بات سننا چاہتا ہوں۔ پھر ہم دونوں اندر گئے، جہاں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسلام کا پیغام پیش کیا۔ ہم نے بلا تردد ان کی دعوت قبول کی اور فوراً اسلام لے آئے۔

حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں: میں بچپن ہی سے بتوں کی عبادت سے متنفر تھا۔ میرا دل کبھی یہ مان ہی نہیں سکا کہ یہ بے جان پتھر کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ایک دن میری ملاقات اہلِ کتاب کے ایک عالم سے ہوئی۔ میں نے پوچھا: دنیا کا سب سے بہتر اور سچا دین کون سا ہے؟

اس نے جواب دیا: جلد ہی مکہ میں ایک شخص ظاہر ہوگا جو لوگوں کو بت پرستی سے ہٹا کر ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلائے گا۔ وہ سب سے پاکیزہ اور برگزیدہ دین لے کر آئے گا۔ اگر تم اس وقت زندہ رہے تو ضرور اس کی پیروی کرنا۔

اس دن کے بعد سے مکہ میرے دل و دماغ میں بس گیا۔ میں ہر اس مسافر سے پوچھتا جو مکہ سے آتا، کہ کیا اس ہستی کے بارے میں کوئی خبر ملی؟ یہاں تک کہ ایک دن یہ خوشخبری ملی کہ اللہ کے رسول ﷺ ظاہر ہو چکے ہیں۔ میں فوراً مکہ روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر میں نے چپکے سے آپ ﷺ سے ملاقات کی اور پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں۔

میں نے پوچھا: کیا واقعی اللہ نے آپ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: اللہ نے آپ پر کیا پیغام نازل فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ اللہ ہی کی عبادت کی جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، بتوں کو توڑا جائے، اور رشتہ داریوں کو جوڑا جائے۔ میں نے عرض کیا: آپ کے ساتھ اس وقت کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آزاد شخص اور ایک غلام – یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ۔

میں نے عرض کیا: میں بھی آپ کا ساتھ دینا چاہتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: فی الحال اپنے گھر واپس جاؤ، جب تم سنو کہ مجھے غلبہ حاصل ہوگیا ہے اور میری دعوت پھیل چکی، تو میرے پاس آجانا۔

حضرت عمروؓ فرماتے ہیں: میں واپس لوٹ آیا اور دور ہی سے آپ ﷺ کے حالات دیکھتا رہا۔ جب سنا کہ آپ مدینہ ہجرت فرما گئے ہیں، تو میں وہاں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تم وہی ہو جو مکہ میں ابتدائی دنوں میں مجھ سے ملنے آئے تھے۔ میں نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ! اب مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیجیے جو میرے لیے نافع ہو۔

حوالہ:

سیرت المصطفیٰؐ از محمد ادریس کاندھلویؒ (صفحہ 56-55)

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ اسلام میں مزاح اور خوش طبعی کے بھی اپنے آداب اور نبوی تعلیمات ہیں؟

اسلام ایک متوازن دین ہے — جو ہنسی اور خوش مزاجی کی اجازت دیتا ہے، مگر ایسے دائرے میں جو عزت، سچائی اور اچھے اخلاق کو برقرار رکھے۔ نبی کریم ﷺ خود بھی مسکراتے اور صحابہ کرامؓ سے ہلکے پھلکے انداز میں بات فرمایا کرتے تھے، لیکن آپ ﷺ کی باتیں ہمیشہ سچی ہوتیں اور کبھی کسی کے دل کو ٹھیس نہ پہنچاتیں۔

اسلام میں مزاح کے چند آداب یہ ہیں:

- مذاق میں حد سے نہ بڑھو۔ (ترمذی)
- زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو۔ (ابن ماجہ)
- سنجیدہ محفلوں، مثلاً علماء یا بزرگوں کی مجلس میں مذاق نہ کرو۔ (موسوعۃ الآداب الإسلامیہ)
- جھوٹ بول کر، کسی کا مذاق اڑا کر یا تحقیر کے انداز میں مزاح نہ کرو۔ (ابو داود)
- اشاروں کنایوں یا تکلیف دہ باتوں سے مذاق کرنے سے بچو۔ (سورۃ الإسراء: 53)
- جب کسی کو خوش دیکھو یا مسکراتا پاؤ تو کہو:

أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

(اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ مسکراتا رکھے)۔ (بخاری)

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:
www.pathwaytoilm.info